ایام تشریق کی راتیں منی میں بسر نہ کرنا

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

.کیا ایام تشریق کی راتیں منی میں گزارنا ضروری ہے۔ اگر کسی نے ایسا نہ کیا ہو تو اس پر کیا کفارہ ہے۔ اس دفعہ پاکستانیوں کے خیمے منی سے باہر مزدلفہ میں تھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

.جمہور فقہاء کرام کے ہاں ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کرنا واجب ہیں، بغیر کسی عذر کے منیٰ میں رات بسر نہ کرنے والے پر دم لازم آتا ہے، اور رات بسر کرنے میں جمہور فقہاء یہ کہتے ہیں کہ رات کا اکثر حصہ منیٰ میں بسر کرنا واجب ہے. دیکھیں: الموسوعة الفقهية جلد (17) صفحہ (58) منیٰ میں ایام تشریق کی راتیں بسر نہ کرنے میں تفصیل ہے: پہلی حالت: کسیٰ عذر کی بنا پر منیٰ میں رات بسر نہ کی جائے. شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا: جو شخص منیٰ میں ایام تشریق کی راتیں بسر کرنے کی استطاعت نہ رکھے اس کا حکم کیا ہے؟ تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا: اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں آتا کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: «حسب استطاعت اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو» چاہے کسی مرض یا جگہ نہ ملنے یا کسی اور شرعی سبب کی بنا پر رات بسر نہ کی ہو مثلا پانی پلانے والے اور چرواہے یا جو لوگ ان کے حکم میں آتے ہیں. دوسري حالت: اگر منیٰ میں بغیر کسی عذر کے رات بسر نہ کی جائے. شیخ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے: جس نے بھی منیٰ میں ایام تشریق کی راتیں بغیر کسی عذر شرعی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل یا بعض عذر والوں کو رخصت دینے کی دلالت کے ساتھ مشروع ہو مثلا پانی پلانے والے لوگ یا چرواہے, اور رخصت عزیمت کے مقابلے میں ہوتی ہے اسی لیے منی میں ایام تشریق کی راتیں بسر کرنا علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق حج کے واجبات میں شامل کی جاتی ہیں، لھذا جس نے بھی بغیر کسی شرعی عذر کے منی میں رات بسر نہ کی اس پر دم لازم آتا ہے. اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما کی حدیث ہے (جس نے بھی کوئی عمل ترک کردیا یا بھول گیا اسے چاہیے کہ وہ قربانی کرے) منیٰ میں ایام تشریق کی راتیں بسر نہ کرنے پر ایک دم ہی کافی ہوگا. دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (182/5) اور یہ جانور مکہ میں ذبح کرکے وہاں کے فقراء و مساکین میں تقسیم کیا جائے گا. اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء, دیکھیں فتاوی اللجنة الدائمة (281/11). ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی